مشق

سوال نمبر۱۔ "یہ سب آیات الٰہی ہیں، ذرا غور سے دیکھ"۔ حمد کے اشعار کے پس منظر میں اس مصرع کی وضاحت کریں۔

جواب: اس شعر میں شاعر انسان سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے انسان! اس کائنات میں اگر غور کرو تو اس میں موجود ہر شے تجھے اللہ کا پتا دے گی۔ ہر ایک چیز اپنی زبان سے اللہ تعالٰی سے اس بات کا اقرار کر رہی ہے کہ اس کو پیدا کرنے والا ایک نے مثال اور لاجواب ہے۔ ایک انسان کے دل میں اللہ تعالٰی کی ثناء موجود ہے۔ اس لیے ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ جب کوئی مصیبت آجائے تو اپنی فریاد اللہ تعالٰی سے کریں۔، اپنے دُکھ سُکھ میں اسی کو شریک کریں اللہ تعالٰی ہی ہمارے سننے والا ہے اور ہماری مشکلات میں آسانی پیدا کرنے والا ہے۔

سوال نمبر۲۔ اس حمد میں اللہ تعالٰی کی جن صفات کا ذکر کیا گیا ہے، اُنھیں اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: شاعر ماہر القادری نے اس حمد میں اللہ تعالٰی کے بارے میں لکھا ہے کہ اللہ تعالٰی فکر و دانش کا معراج ہے اور کائنات کے ذرّے ذرّے میں موجود ہے۔ جوہر کو توانائی اور پھول پتوں کو خوب صورت نقشو نگار دینا اسی کا کرشمہ ہے۔ نور اور خوشبو دینے والی ذات اللہ تعالٰی کی ہے اور خزاں و بہار کے موسموں میں تبدیلی لانے والی ذات بھی خالق کائنات کی ہے۔

جواب: حمد کی تعریف:

نظم کی ایک قسم جس میں اللہ تعالی کی بزرگی، ثناء، عظمت، ذات اور صفات بیان کی جائیں۔

خواجہ الطاف حسین حالیؔ کے تین حمدیہ اشعار:

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا　　اک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا　　بندے سے مگر ہو گا حق کیونکر ادا تیرا

محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم　　کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

سوال نمبر ۴۔ قواعد کے حوالے سے جملے درست کریں۔

(الف)۔ یا کھانا کھاؤ یا چائے پیو۔

(ب)۔ اے لوگوں! مری بات غور سے سنو۔

(ج)۔ وہ ہنستا ہو بولا۔

(د)۔ جب میں لاہور پہنچ جاؤں گا تم کو خط لکھوں گا۔

(ہ)۔ میں نے در حقیقت میں اُسے تمام صورتِ حال بتا دی۔

جواب: (الف) کھانا کھاو یا چائے پیو۔

(ب) لوگو! میری بات سنو۔

(ج) وہ ہنستے ہوئے بولا۔

(د) جب میں لاہور پہنچوں گا تو تمہیں خط لکھوں گا۔

(ہ) میں نے در حقیقت میں اُسے تمام صورتحال بتا دی۔

سوال نمبر۵۔ اس حمد کے قوافی لکھیں۔

جواب: اقرار، پکار، اقرار، نقش و نگار، ہزار، پکار، بہار اس حمد کے قوافی ہیں۔

سوال نمبر٦۔ حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: اگر انسان اپنے ارد گرد نظر ڈالے اور تخلیق کائنات کے بارے میں غور و فکر کرے تو یقیناً اُس کی عقل پکار اٹھے گی کہ اِس کائنات میں کوئی ایک ہستی ضرور ہے جو اس ہستی کا نظام چلا رہا ہے۔

عقل اور سمجھ کی انتہائی بلندی خدا کے وجود کا اقرار ہے۔یہی وجدان اور یہی فطرت کی پکار ہے۔ زرّہ زرّہ خُدا کی موجودگی کی گواہی دیتا ہے۔ اور ہر ایک پتا اس کی کارکردگی کی صفت کا معترف ہے۔ اسی پیدا کرنے و الے نے جوہر کو توانائی دیتا ہے اور پھولوں اور پتوں کو خوبصورتی کے لیے بیل و بوٹے عطا کیے۔ اسی پیدا کرنے والے مالک کے لیے سب تعریفیں ہیں۔ آبشاروں موسیقی ہو یا ہزاروں پرندوں کا چہکنا اسی کی حمد و ثناء کا ایک انداز ہے۔ثناء جب بھی آتی ہے گھر میں خوشحالی چھا جاتی ہے۔ انسان اگر غور سے دیکھے تو یہ سب اللہ تعالی کی موجودگی کی نشانیاں ہیں۔ یہ سب اللہ تعالی کی نشانیاں بیان کر رہے ہیں۔ اور اپنے پیدا کرنے و الے کو بلا رہے ہیں۔ طرح طرح کی خوشبوئی اور قسم قسم کے رنگ اسی کی کاریگری کا حاصل ہے۔ پت جھڑ اور بہار سبھی اس کی قدرت کے کمالات ہیں۔ خزاں کا موسم ہو یا بہار کا، پتے جھٹ جائیں، سرسبز پھوٹ رہا ہو سب اس کی ہی قدرت کے کمالات ہیں۔ سب اسی قادر مطلق کے ہاتھ کے مظہر ہیں۔ اللہ ہی ہے جو دن کو رات بناتا ہے اور رات کو دن میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ سب تبدیلیاں اللہ ہمیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے دکھاتا ہے۔

نظم:

(۱)۔ نظم کے لفظی معنی ہیں "پرونا" جیسے موتی لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ "ادب کی رو سے اشعار کے مجموعے کو نظم کہتے ہیں۔

(۲)۔ "کسی ایک خیال یا موضوع کے تحت لکھے گئے اشعار کو نظم کہتے ہیں"۔

پابند نظم:

اس نظم میں وزن اور بحر کے ساتھ ساتھ قافیہ اور بسا اوقات ردیف کی پابندی بھی ضروری ہوتی ہے۔